RED. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم سہ شنبہ (منگوار)

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۳ | ۱۹ وفا ۱۳۲۸ھش | ۱۹ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۶۵

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ——

کوئٹہ سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے کی نسبت کافی بہتر ہے اور درد میں کافی افاقہ ہے۔ باوجود کسی قدر تکلیف کے اس جمعہ کی نماز حضور نے خود پڑھائی۔ احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔ اب رمضان کا آخری عشرہ آرہا ہے اور یہ دعاؤں کی قبولیت کے خاص دن ہیں۔ جماعت کی ترقی اور موجودہ مشکلات کے دور ہونے کے لئے بھی بہت دعائیں کی جائیں۔

(خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۷/۷)

صاحبزادہ محمد خورشید گورنر سرحد کے نئے عہدے کا چارج سنبھال لیا
حلف اٹھانے کی پر تپاک رسم کی ادائیگی

نتھیا گلی ۱۸ جولائی۔ صوبہ سرحد کے نئے گورنر صاحبزادہ محمد خورشید نے آج یہاں اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کے سلسلے میں حلف وفاداری اٹھایا۔ حلف اٹھانے کی رسم صوبہ سرحد کے جوڈیشل کمشنر خان بہادر محمد ابراہیم نے ادا کرائی۔ اس تقریب میں سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان صوبائی وزراء اور قبائلی ملکوں کے علاوہ زیارت دیر کے شہزادہ صاحب کشمیر مسلم کانفرنس کے سیکرٹری آغا شوکت علی اور آزاد کشمیر حکومت کے وزیر تعلیم میر واعظ محمد یوسف نے بھی شرکت کی۔ ہز ایکسی لینسی صاحبزادہ محمد خورشید اگست کے پہلے ہفتہ میں نتھیا گلی سے پشاور تشریف لے آئیں گے۔ اور وہاں سے وزیرستان کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔

کشمیر میں لڑائی بند رکھنے کی سرحدوں کے متعلق بین المملکتی فوجی کانفرنس شروع ہو گئی

کراچی ۱۸ جولائی۔ کشمیر میں جنگ بند رکھنے کی حدود مقرر کرنے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے آج یہاں تیرے پہر بین المملکتی فوجی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ اس کانفرنس میں عارضی صلح کی سب کمیٹی کے ارکان کے علاوہ کشمیر کمیشن کے فوجی مشیر لیفٹننٹ جنرل ڈالوائی نے بھی شرکت کی۔ آج کے اجلاس کی صدارت جو انتہائی مختصر تھا۔ کشمیر کمیشن کے کولمبین ممبر نے کی انہوں نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ لڑائی بند رکھنے کی سرحدوں کے متعلق دونوں حکومتوں کے مابین سمجھوتہ ہو جائیگا۔ انہوں نے کہا یہ معاہدہ اس قرارداد کے عین مطابق ہوگا۔ جو دونوں حکومتوں نے کشمیر میں لڑائی بند کرنے کے متعلق ۱۳ اگست کو منظور کی تھی۔ انہوں نے مزید کہا۔ اس بات سے ہم سب اچھی طرح باخبر ہیں کہ لڑائی بند رکھنے کی منظور شدہ سرحدوں سے کتنا فائدہ ہو سکتا ہے اور اس بارے میں غیر معین صورت حال کیا کچھ خطرات پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ لڑائی بند رکھنے کی سرحدیں کمیشن نے اسلئے مقرر کی تھیں کہ تا ان کی بنیاد پر مزید بات چیت کی جا سکے۔ انہوں نے اس بات کو بھی واضح کیا کہ اس کانفرنس میں حدیں مقرر کرنے کے متعلق جو فیصلے کئے جائینگے عارضی صلح سے متعلق سیاسی مسئلوں پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ح

اس کے بعد ہندوستانی اور پاکستانی وفود نے عارضی صلح کی سب کمیٹی سے ابتدائی بات چیت شروع کی۔ کانفرنس کا اجلاس کل پھر ہوگا جس میں غالباً لداخ سے دراس تک کی سرحد کے متعلق غور وخوض کیا جائے گا۔

ہندوستانی وفد آج تیسرے پہر کراچی پہنچا تھا۔ ہوائی اڈے پر پاکستانی فوجوں کے چیف آف سٹاف اور دوسرے اعلیٰ افسروں نے وفد کا استقبال کیا۔

پاکستانی وفد کابل پہنچ گیا

کابل ۱۸ جولائی۔ پچھلے ہفتہ کی بارہ تاریخ کو افغانستان کی سرحد کے قریب بمباری کا جو حادثہ رونما ہوا تھا۔ اسکی مشترکہ تحقیقات میں حصہ لینے کے لئے پاکستانی وفد وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر کی سرکردگی میں آج کابل پہنچ گیا۔

چین میں کمیونسٹوں کی مزید فتوحات

شنگھائی ۱۸ جولائی چین کے مرکزی محاذ پر کمیونسٹوں نے جس بڑے حملے کا آغاز کیا ہے اسکے بارے میں کمیونسٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کمیونسٹ فوجوں نے چوتولہ اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں دو بندرگاہیں بھی شامل ہیں اس تازہ یلغار کی وجہ سے نیشنلسٹوں کے نئے دار الحکومت کنٹن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ کمیونسٹ فوجیں کئی اطراف سے اسکی طرف بڑھتی چلی آرہی ہیں۔

قاسم رضوی کیخلاف مقدمہ کی تاریخ؟

حیدرآباد (دکن) ۱۸ جولائی حیدرآباد کے فوجی گورنر میجر جنرل چوہدری نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ رضاکار لیڈر سید قاسم رضوی کے خلاف مقدمہ کی سماعت اس مہینے کے آخیر یا اگلے ماہ کے آغاز میں شروع ہو جائیگی۔ بعض وجوہات کی بنا پر فی الحال کوئی معین تاریخ مقرر نہیں کی جا سکتی صفائی کے وکیل کا انتظام مقامی طور پر ہی کیا جائیگا

صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

لاہور ۱۸ جولائی مغربی پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس اس مہینے کی ۲۱ تاریخ کو جمعرات کے روز منعقد ہو رہا ہے۔ جسمیں صوبے کی موجودہ سیاسی صورت حال پر غور کیا جائے گا

—— پشاور ۱۸ جولائی۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے پشاور الیکٹرک سپلائی کمپنی کو خرید لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

پارچہ بافی کی گھریلو صنعت کو فروغ دینے کیلئے حکومت مغربی پنجاب کی جامع سکیم
مرکزی حکومت نے ایک کروڑ روپیہ قرض دینا منظور کر لیا!

لاہور ۱۸ جولائی حکومت مغربی پنجاب نے پارچہ بافی کی گھریلو صنعت کی بحالی اور اسکی ترقی کے سلسلے میں مرکزی حکومت سے ایک کروڑ روپے کا قرضہ حاصل کرنے کی درخواست کی تھی معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے یہ درخواست منظور کر لی ہے۔ اس صنعت کی بحالی اور بافندوں کی آبادکاری کی جو سکیم صوبائی حکومت کے زیر غور ہے اس کی رو سے لائلپور جھنگ گجرات اور ملتان میں کپڑا بننے والے مزدوروں کی چار بستیاں آباد کی جائیں گی۔ اسی طرح منٹگمری میں بھی ایک بستی آباد کرنے کا ارادہ ہے ہر ایک بستی میں بافندوں کے قریباً چار سو خاندان آباد کئے جائیں گے۔ جہاں انہیں کوآپریٹو اصولوں پر منظم کیا جائیگا۔ ہر بستی میں لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ علیحدہ سکول ہوں گے۔ نیز مسجد ہسپتال اور سیر و تفریح کا بھی انتظام کیا جائیگا۔ تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے مہاجر بافندوں کی صحیح تعداد معلوم کرنے کے لئے محکمہ صنعت نے ان کی علیحدہ مردم شماری کا انتظام کیا ہے۔ جو اب پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ امید ہے ان بستیوں کے آباد ہو جانے کے بعد ہزاروں بیکار مہاجر برسر روزگار ہو جائینگے۔ خیال ہے ان بستیوں کی تعمیر میں دو سال کا عرصہ لگیگا

(اے۔ ستار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دلیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

قادیان کے درویشوں کی امداد

اور

احباب کا شکریہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

میری تحریک پر جن بھائیوں اور بہنوں نے قادیان کے درویشوں اور ان کے مستحق رشتہ داروں کی امداد کے لئے روپیہ بھجوایا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ یہ فہرست ان احباب کی ہے جنہوں نے گزشتہ شائع شدہ فہرست کے بعد رقمیں بھجوائی ہیں۔ اللہ تعالے انہیں اس کارخیر کی بہترین جزاء دے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

(۱) ماسٹر خیر دین صاحب پورن نگر سیالکوٹ ۱۰-۰-۰ روپے
(۲) امۃ السلیم بیگم صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ خان صاحب بہاولپور ۵-۰-۰ "
(۳) میاں غلام محمد صاحب اختر اے۔ پی۔ او لاہور ۱۵-۰-۰ "
(۴) شیخ محمد اکرام صاحب آف قادیان حال ٹوبہ ٹیک سنگھ (یہ صاحب پہلے بھی امداد دے چکے ہیں) ۲-۰-۰ "
(۵) اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد اکرام صاحب مذکور ۲-۰-۰ "
(۶) برکت بی بی صاحبہ " " ۲-۰-۰ "
(۷) صدیقہ بیگم صاحبہ بنت " معہ بچگان ۱۰-۰-۰ "
(۸) عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر اللہ رکھا صاحب۔ چیف گڈس کلرک لاہور ۱۵-۰-۰ "
(۹) حافظ عبدالرحمن صاحب ٹیچر حویلی ضلع منٹگمری ۵-۰-۰ "
(۱۰) استانی رحمت الٰہی صاحبہ زوجہ حافظ عبدالرحمن صاحب ۵-۰-۰ "
(۱۱) عبداللطیف خان صاحب ابن یحییٰ خان صاحب مرحوم ۱۰-۰-۰ "
(۱۲) اہلیہ صاحبہ عطاء اللہ صاحب کاتب لاہور ۱۰-۰-۰ "
(۱۳) آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور ۸-۰-۰ "
(۱۴) قمر جہان بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر کرنیل عطاء اللہ صاحب راولپنڈی ۲۰-۰-۰ "
(۱۵) مسٹر ضیاء اللہ صاحب زم ریڈیو لاہور ۱۰۰-۰-۰ "
(۱۶) سردار النساء صاحبہ رتن باغ لاہور ۲۵-۰-۰ "
(۱۷) اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۱۰-۰-۰ "
(۱۸) امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے بنت میاں وزیر محمد صاحب پٹیالوی ۱۰-۰-۰ "
(۱۹) غلام احمد صاحب زرگر سیالکوٹ ۲۰-۰-۰ "
(۲۰) صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی صاحب تعلیم الاسلام کالج ۱۰-۰-۰ "
(۲۱) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد منڈی مریدکے ۵-۰-۰ "
(۲۲) محمد دین صاحب پال سیالکوٹ ۱۵-۰-۰ "
(۲۳) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف قادیان حال ملتان ۸۰-۰-۰ "
(۲۴) " " عبداللہ خان صاحب معرفت افغان سٹور راولپنڈی ۱۰-۰-۰ "
(۲۵) افغان سٹور نمک منڈی راولپنڈی ۱۰-۰-۰ "
(۲۶) مقبول خانم صاحبہ بنت میاں محمد عالم صاحب راولپنڈی ۵-۰-۰ "
(۲۷) مخدوم نذیر احمد صاحب فروٹ سپشلسٹ لائل پور ۱۵۰-۰-۰ "
(۲۸) سیٹھی عبدالحق صاحب جہلم ۲۰-۰-۰ "
(۲۹) شیخ مختار نبی صاحب گوجرانوالہ ۲۰-۰-۰ "
(۳۰) چوہدری محمد اسحٰق صاحب کلرک گوجرانوالہ ۵-۰-۰ "
(۳۱) حکیم شیخ فضل حق صاحب مزنگ روڈ لاہور ۳۰-۰-۰ "
(۳۲) عفت النساء بیگم صاحبہ زوجہ عبدالجلیل صاحب عشرت لاہور ۵-۰-۰ "
(۳۳) عبدالجلیل صاحب عشرت لاہور ۵-۰-۰ "
(۳۴) فرخندہ اختر صاحبہ زوجہ عطاء الرحمن صاحب کرشن نگر لاہور ۵-۰-۰ "

میزان = ۵۶۹-۰-۰ روپے

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب نے افطاری یا فدیہ کے طور پر مندرجہ ذیل رقوم دی ہیں۔ جو ان کی طرف سے قادیان بھجوادی گئی ہیں۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

(۱) قاضی محمد عبداللہ صاحب ناظر ضیافت۔ لاہور برائے افطاری ۵-۰-۰ روپے
(۲) نواب محمد دین صاحب مرحوم بطور فدیہ (دراصل نواب صاحب مرحوم نے ۶۰ روپے کا چیک محاسب صاحب کے نام دیا تھا۔ مگر وہاں سے صرف ۵۳ روپے وصول ہوئے۔) ۵۳-۰-۰ "
(۳) سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ برائے افطاری ۲۰-۰-۰ "
(۴) ام مظفر احمد صاحبہ رتن باغ لاہور " ۱۲-۰-۰ "
(۵) اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دون بطور فدیہ ۵۰-۰-۰ "
(۶) صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور برائے افطاری ۵۰-۰-۰ "
(۷) چوہدری فقیر محمد صاحب ڈی۔ ایس۔ پی معہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ خورد بطور فدیہ ۳۰-۰-۰ "
(۸) محمد دین صاحب پال سیالکوٹ بطور فدیہ ۲۰-۰-۰ "
(۹) محمد اسمٰعیل صاحب جھنگ مگھیانہ برائے عقیقہ بچگان ۸۰-۰-۰ "
(۱۰) اہلیہ صاحبہ سید عبدالحی صاحب آف منصوری بطور فدیہ ۱۵-۰-۰ "
(۱۱) حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے بطور فدیہ ۳۰-۰-۰ "
(۱۲) حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول برائے افطاری (ان کی طرف سے ۲۰ روپے کی رقم چندہ حفاظت میں بھی آئی تھی جو دفتر محاسب ربوہ کو بھجوادی گئی ہے۔) ۱۰-۰-۰ "
(۱۳) لجنہ اماء اللہ راولپنڈی بذریعہ سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ برائے افطاری ۲۵-۰-۰ "
(۱۴) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف قادیان حال ملتان بطور فدیہ ۲۵-۰-۰ "
(۱۵) چوہدری فتح محمد صاحب سیال آف قادیان بطور فدیہ ۲۰-۰-۰ "
(۱۶) حضرت ام المومنین صاحبہ اطال اللہ ظلہا حال کوئٹہ بطور فدیہ (یہ رقم براہ راست قادیان گئی ہے) ۶۰-۰-۰ "

میزان = ۵۰۵-۰-۰ "

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب کی طرف سے امداد درویشان وغیرہ کی مد میں چیک وصول ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک یہ کیش نہیں ہوئے۔ اللہ تعالے انہیں بھی اس کارخیر کی بہترین جزا دے آمین

(۱) چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کراچی ۱۰۰-۰-۰ روپے
(۲) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب کوئٹہ معہ اہلیہ و دختران ۴۰-۰-۰ "
(۳) حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر میجر ایم ایس احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۲۰-۰-۰ "
(۴) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نسیل احمد صاحب ناصر حیدرآباد دکن ۲۰-۰-۰ "
(۵) جماعت احمدیہ لائل پور بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب ۱۳۰-۰-۰ "
(۶) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈی۔ سی میانوالی ۵۰-۰-۰ "
(۷) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب آف قادیان حال پشاور بطور فدیہ ۲۰-۰-۰ "

میزان ۳۸۰-۰-۰

میری دعا ہے کہ اللہ تعالے ان جملہ اصحاب اور خواتین کو جزائے خیر دے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ہم نے ان کے لئے قادیان بھی دعا کے واسطے لکھا ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۶-۷-۴۹

درخواست ہائے دعا

(۱) میری ایک عزیز رشتہ دار ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ تمام دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ (۲) محمد اسلم ولد نور حسن کان کی بیماری سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل (۳) احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے میرے ہر ایک قسم کے تفکرات کو راحت اور خوشی سے بدل دے۔ اور ہر قسم کے فضل بیش از بیش نازل فرماتا رہے۔ خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل احمدی کرمیال باغانوالہ چک ۱۹ ضلع شیخوپورہ (۴) خاکسار کی والدہ محترمہ کو ایک دیوار گرنے کی وجہ سے بہت چوٹ آئی ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالمنان احمد نگر

روزنامہ الفضل لاہور
۱۸ جولائی ۴۹ء

اس زمانے کا مرض — فقدانِ روحانیت

(۵)

اس وقت ہم تمام دنیا کی آبادی پر طائرانہ نظر ڈالیں تو بلحاظ خدا پرستی کے انسان چار بڑے گروہوں میں منقسم ہو سکتے ہیں۔ خالص دہریہ نیم دہریہ۔ نیم خدا پرست۔ خالص خدا پرست اگرچہ ان چاروں گروہوں کو کوئی نہایت واضح خطوط ایک دوسرے سے جدا نہیں کرتے لیکن یہ تقسیم محض ایک تصور دلانے کے لئے کافی ہے۔ خالص دہریہ اور خالص خدا پرستوں کی تعداد تھوڑی ہے۔ زیادہ تعداد نیم دہریوں اور نیم خدا پرستوں کی ہے۔ ان دونوں میں یہ فرق ہے۔ کہ نیم دہریوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ایک خدا کو تو نہیں مانتے۔ مگر ایک یا دو یا زیادہ خداؤں کو مانتے ہیں۔ مثلاً بت پرست آتش پرست یا ستارہ پرست وغیرہ۔ غور سے دیکھا جائے۔ تو خالص خدا پرستوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ ہم اس گروہ میں صرف انہی لوگوں کو شامل سمجھتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کا علم الیقین یا عین الیقین یا حق الیقین رکھتے ہیں۔ نیم خدا پرست وہ لوگ ہیں جو مانتے تو ہیں۔ کہ ایک خدا موجود ہے لیکن ان کا یہ ایمان یقین کے کسی درجہ پر نہیں ہوتا۔ نہ علم الیقین۔ نہ عین الیقین اور نہ حق الیقین ان کو ہوتا ہے۔ ان کا ایمان محض فرضی ہوتا ہے۔ چونکہ ان کے باپ دادا یا ان کے ارد گرد کے لوگ خدا کو مانتے آئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی مان لیتے ہیں۔ وہ اس میں اپنا کوئی ہرج نہیں سمجھتے۔ اور نہ تحقیقات کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔

خالص خدا پرستوں کی تعداد جیسا کہ ہم نے کہا ہے بہت تھوڑی ہے۔ ایسے لوگ وہی ہو سکتے ہیں۔ جن کا ایمان سنی سنائی باتوں پر قائم نہیں۔ اور نہ محض رسمًا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو زندہ خدا کے زندہ نشانوں کا شاہدہ اور تجربہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالےٰ کو اس طرح پہچانتے ہیں۔ جس طرح وہ دنیا کی دوسری چیزوں کو اپنے حواس خمسہ سے محسوس کرتے ہیں۔ ان میں سے حق الیقین کا درجہ رکھنے والے تو وہ عظیم الشان لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی ذات میں بستے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ کا اتنا قرب نصیب ہوتا ہے۔ کہ جس کو قرآن کریم میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کے متعلق ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ وھو بالافق الاعلیٰ ثم دنا فتدلیٰ۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یعنی وہ بلند کنارے پر تھا۔ پھر نزدیک ہوا پھر اتر آیا۔ پس وہ اندازہ پر فاصلہ دو کمان کے تھا بلکہ زیادہ نزدیک (سورہ والنجم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ ہی کی ذات اقدس کے متعلق اس شعر میں بیان کیا ہے ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں نزدیک او شد کز میاں افتاد میم

یعنی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو اللہ تعالےٰ کے سوا کون جان سکتا ہے۔ وہ اس کے اتنا نزدیک ہو گیا۔ کہ درمیان سے حرف میم گر پڑا۔ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت کی تفسیر ہے۔ اس کے وہ معنے نہیں ہیں جو عام طور پر صوفی قسم کے لوگ لیا کرتے ہیں۔ اور جس کے حدود شرک سے مل جاتے ہیں۔ عام طور پر صوفی یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہی میم کا پردہ اوڑھ کر احمد بن کر آ گیا ہے چنانچہ اقبال نے اپنی ایک نعت میں یہی بات بیان کی ہے ؎

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
وہ مالک یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر

ظاہر ہے کہ یہ شرک ہے۔ احد میم کا پردہ ڈال کر نہیں آیا تھا۔ احمد اس کی مخلوق اور بشر تھے۔ ہاں انہوں نے اپنی عبادت سے اتنا رتبہ حاصل کیا۔ کہ وہ قاب قوسین او ادنیٰ کے مستحق ہو گئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے اتنا نزدیک پہنچ گئے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات میں گویا مدغم ہو گئے۔ جہاں یہ نظریہ اسلامی اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہے۔ وہاں عام صوفیوں اور اقبال کا نظریہ شرک ہے۔ اور جس طرح ہندو کرشن علیہ السلام کو اور رام علیہ السلام کو اور عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو فی الحقیقت خدا مانتے ہیں۔ جس نے مختلف انسانی صورتیں اختیار کر لیں تھیں ویسا ہی یہ خیال ہے۔ امید ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام اور اقبال کے شعروں میں جو باہمی نازک فرق ہے واضح ہو گیا ہوگا۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اب ہم اصل مضمون کی طرف آتے ہیں۔ حق الیقین کے بعد عین الیقین کا درجہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ سے ذاتی مکالمہ و مخاطبہ کا تجربہ ہوتا ہے۔ جو اس کی آواز کو سنتے ہیں جو اس کا جلوہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ موسےٰ علیہ السلام نے طور پر اللہ تعالےٰ سے باتیں بھی کیں۔ اور اس کا جلوہ بھی دیکھا۔ پھر ان کے بعد ان لوگوں کا مقام ہے۔ جن کو علم الیقین ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے نشان دیکھ کر یقین لاتے ہیں۔ اس کے فرستادگان کی پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو خود بھی مبشر خوابیں دیکھتے ہیں۔ اور ان کو پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔

اس تفصیل سے ہماری غرض صرف یہ بیان کرنا ہے کہ جن لوگوں کا ایمان ان تینوں درجوں میں سے کسی درجہ پر نہیں ہوتا۔ ان کا ایمان ایمان محکم نہیں کہلا سکتا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے لوگ جو ان مندرجہ بالا اقسام ایمان سے باہر ہیں ان کو صحیح معنوں میں خدا پرست کہا ہی نہیں جا سکتا۔ ان کا شمار نیم خدا پرستوں میں ہوگا۔ یعنی ایسے لوگ جن کے ایمان کی کوئی حقیقی بنیاد نہیں ہے۔ جن کا ایمان محض سنی سنائی باتوں پر ہے۔ محض رسمی ہے۔

انبیاء علیہم السلام دراصل ایسا ہی ایمان پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جو یا تو حق الیقین کا درجہ رکھتا ہو۔ اور یا عین الیقین کا۔ اور یا پھر کم سے کم علم الیقین کا۔ یہ چیز ہر نبی اللہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور اسی کی بناء پر قرآن کریم میں نبیوں میں فرق کرنا ناجائز ٹھہرایا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ جب دنیا میں وہ ایمان محکم نہیں رہتا۔ جس کی بنیاد ان مختلف مدارج یقین پر ہوتی ہے۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ وہ زمانہ دراصل دنیا کی گھپ اندھیری رات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اسی کو حدیث نبوی میں فیج اعوج کے دور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سو آج ہم دنیا کی آبادی پر طائرانہ نظر ڈال کر دیکھتے ہیں۔ تو ایسے ایمان باللہ کو جو مندرجہ بالا درجات میں سے یقین کے کسی درجہ پر ہو کم دیکھتے ہیں۔ تمام دنیا پر فقدان ایمان یا دوسرے لفظوں میں فقدان روحانیت کی تاریک رات چھائی ہوئی ہے۔ آج دنیا میں سوائے احمدیوں کے کوئی غیر مذہبی یا مذہبی گروہ نہیں ہے جو تعلق باللہ کا قائل ہو۔ یہاں تک کہ آج سے ایک صدی پہلے حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے نہایت افسوس سے اس حقیقت کو بیان کیا تھا کہ

زمانے کے جاہلوں کو تنبیہ کرنا ہے
کہ انہوں نے ولایت ربانی کو متشابہات
عقلیہ سے شمار کر کے اوائل امت پر
اسے منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کی طرح
ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں

"صراط مستقیم کا" آخری فقرہ

یہ ایک صدی پہلے کی بات ہے۔ اگرچہ فیج اعوج کا دور حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کی آمد سے بہت بہت پہلے شروع ہو چکا تھا۔ مگر آپ کے وقت میں اس کے کمال کا آغاز ہو گیا تھا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا تھا اس دور کے کمال کا زمانہ آنا ضروری تھا۔ کیونکہ کمال کے ساتھ ہی اس کا زوال مقدر تھا جیسا کہ کہتے ہیں۔ ہر کمالے را زوالے۔ چونکہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کا زمانہ قریب آ گیا تھا اس لئے فیج اعوج کی تاریکیوں کا گہری ہو جانا ضروری تھا۔ اور جس طرح ہلال آسمانی کے نمودار ہونے کے بعد بھی یہ تاریکیاں چند راتوں تک چلی جاتی ہیں اور جوں جوں ہلال ترقی کر کے قمر اور بدر بننے کے نزدیک ہوتا جاتا ہے تو راتیں زیادہ سے زیادہ چاندنی ہوتی جاتی ہیں۔ اسی طرح خلافت منہاج نبوت کے ہلال کی روز بروز ترقی کیساتھ ساتھ فیج اعوج کی تاریکیاں بھی کم ہوتی چلی جائیں گی۔

الغرض آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے سوا کسی گروہ کو خواہ غیر مذہبی یا مذہبی ایمان کے ان مراتب میں سے جن کا ہم نے اوپر تذکرہ کیا ہے کسی مرتبہ کا یقین باللہ حاصل نہیں کوئی بھی تعلق باللہ کا قائل نہیں بلکہ حالت یہانتک پہنچ چکی ہے کہ جو تعلق باللہ کا دعویٰ بھی کرتا ہے اس کی ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ اس پر استہزا کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ یہ اب زمانے نہیں رہے۔ پیشگوئیاں۔ مبشرات۔ الہام سب باتیں داستان پاستان بن کر رہ گئی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ یہانتک نوبت پہنچ گئی ہے کہ الامام المہدی کے متعلق یہ تو مانا جاتا ہے کہ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق ضرور ظہور کرے گا۔ مگر اب وہ تلوار اور ڈھال سے مسلح نہیں ہوگا بلکہ سائنٹفک آلات تباہی سے مسلح ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ ہٹلر۔ سٹالن وغیرہ ائمۃ الکفر ظہور کرتے ہیں تو ایک امام ہدایت کا آنا بھی ضروری ہے۔ مگر اس کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوگا۔ وہ جیتے جی اپنے امام موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکے گا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ خود بھی اور اس کے ماننے والے بھی پست خیال ہوں گے۔ ہاں وہ دنیا کے سامان حرب وضرب سے لیس ہوگا۔ اور علوم سائنس و فلسفہ اور دینی علوم کا بھی ماہر ہوگا۔ پیشگوئیاں مبشرات۔ الہام اس کے لئے عار ہوں گے اور اس کا پتہ اسی وقت لگے گا جب وہ بڑے بڑے عظیم الشان کارنامے کر کے مسلمانوں کو تمام دنیا کی حکومت الٰہیہ سونپ کر خود گوشہ قبر میں جا سوئیگا۔ اس وقت لوگ کہیں گے یہ تھا الامام المہدی جس کی

(بقیہ صفحہ ۷ پر دیکھیں)

منارۃ المسیحؑ کی اذانِ فجر

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

(۱)

قادیان کی بستی ہر احمدی کے دل میں بستی ہے۔ خواہ ہزار انقلاب آئیں۔ صدہا تغیرات ہو جائیں۔ مگر قادیان کی محبت۔ قادیان سے والہانہ دلبستگی۔ اور قادیان کے لئے عقیدت احمدی قلوب سے نہ مٹنے والا نقش ہے۔ اسکی جدائی ایک زخم ہے۔ اور مرورِ زمانہ اس زخم کو مندمل کرنے کی بجائے اور گہرا کر رہا ہے۔ ہر دن اور ہر رات اس پیاری بستی کی یاد کو تازہ کرتی ہے۔ ہر مہینہ اور ہر سال اسکی جدائی کے درد میں اضافہ کرتا ہے۔ "قادیان والے" یہاں اور وہاں شہروں اور دیہات میں منتشر ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں جاگزیں ہیں۔ وہ ایک زندہ قوم کا بہترین حصہ ہیں۔ اس لئے وہ کسی جگہ عضوِ معطل یا بیکار نہیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے ماحول اور اپنی اپنی طاقت کے مطابق رزق حلال کے لئے کوشاں ہے۔ تا وہ اپنے افراد خاندان کا بار بھی برداشت کرے اور خدا کے دین کی اشاعت کے لئے مال بھی پیش کر سکے۔

اس کاروبارِ دنیوی کے ساتھ قادیان سے آئے ہوئے احباب اپنے گردوپیش کے دوستوں کو اس آواز سے بھی مانوس کرتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے مامور کے ذریعہ بلند ہوئی ہے۔

"قادیان والے" بظاہر مشغول ہیں۔ اور چونکہ وہ ہر کام کو اخلاص سے کرتے ہیں۔ اس لئے مطمئن نظر آتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ اپنے سینوں میں ایسے بے پناہ جذبات دبائے بیٹھے ہیں۔ جنہیں الفاظ اور عبارات میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ان جذبات کی ایک لہر اس وقت موجزن ہوتی ہے۔ جب دو زخمی "قادیانی" دیر کے بعد اکٹھے ہوتے ہیں۔ آمنے سامنے ہونے کی دیر ہوتی ہے کہ آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتی ہیں۔ اور دل انگاروں پر لوٹتے ہیں۔ زبانیں خاموش ہوتی ہیں۔ اور نگاہیں آسمان کے خدائے ذوالجلال کے کرم پر ٹکٹکی لگائے ہوتی ہیں۔ ایسے منظر اہلِ دل اصحاب نے بارہا دیکھے ہیں۔ نہ جانے خدائی مشیت کب تک ان مناظر کو پیدا کرتی رہے گی۔ بہر حال احمدی۔ مرد۔ بوڑھے جوان۔ بچے اور عورتیں سب قادیان کی یاد سے مضطرب اور بے چین ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے الہامی وعدہ "ان الذی فرض علیک القراٰن لرادک الی معاد" (تذکرہ) کے ظہور کے لئے چشم براہ ہیں۔

(۲)

رمضان المبارک کا مہینہ ساری دنیائے اسلام کے لئے مبارک مہینہ ہے۔ تمام اسلامی شہروں میں گہما گہمی کے ایک حد تک سامان ہوتے ہیں۔ اور چیدہ چیدہ خدا ترس بندے آستانۂ ایزدی پر ناصیہ فرسا ہوتے ہیں۔ مگر قادیان کے بوستان کے لئے رمضان المبارک کا مہینہ بہار کا مہینہ ہوتا ہے۔ یہ بستی ان دنوں پورے جوبن پر ہوتی تھی۔ رات اور دن ہر جگہ ذکر الٰہی ہوتا تھا۔ دفتروں میں بازاروں میں۔ گلی کوچوں میں۔ اور گھروں میں بھی دین کا چرچا۔ اور دینی مسائل کا بیان ہوتا تھا۔ مساجد تو ان دنوں خصوصیت سے نورٌ علیٰ نور ہوتی تھیں۔ گھروں میں بھی مرد و زن تلاوت قرآن پاک کرتے تھے۔ اور مسجدوں میں بھی ذکر الٰہی اور قرآن مجید کی تلاوت کی ہماہمی رہتی تھی۔ درس القرآن جاری تھے۔ احادیث نبویہ کے درس ہوتے تھے۔ فجر سے پہلے جب مادی دنیا کے فرزند نیند کے خراٹے لیتے ہیں۔ قادیان کی بستی ایک زندہ بستی ہوتی تھی۔ ہر گھر میں تہجد پڑھی جا رہی ہے۔ مناجات ہو رہی ہیں۔ آہ و فغاں کا ایک شور برپا ہے۔ مسجد مبارک میں خوش الحان حافظ قرآن نے ابھی تراویح ختم کی ہیں۔ ہر احمدی گھرانہ میں سحری کھائی جا رہی ہے۔ اور بیمار و معذور کے علاوہ سب بالغ مرد و عورت عزم صیام کر رہے ہیں۔ سارے شہر پر ایک سناٹا ہے۔ کہ بلند و سفید مینار پر سے میاں سراج الدین صاحب نے اذان شروع کی۔ خدا کی بڑائی اسکی توحید اور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا اعلان کیا۔ ابھی یہ اذان ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ مسجد مبارک سے اذان شروع ہو گئی۔ مسجد فضل سے اذان شروع ہو گئی۔ مسجد ناصر آباد سے اذان شروع ہو گئی۔ مسجد دار الفتوح۔ مسجد دار الرحمت۔ مسجد دار الفضل۔ مسجد دار السعۃ۔ مسجد دار البرکات۔ مسجد دار العلوم۔ مسجد دار الشکر اور مسجد دار الیسر میں بھی اذانیں شروع ہو گئیں۔ خدا کی عظمت کا یہ اعلان ختم ہوا۔ اور لوگ جوق در جوق مساجد میں جمع ہو گئے۔ نماز فجر ادا کی۔ نماز کے بعد ہر مسجد میں مقامی طور پر قرآن مجید۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے۔ جس کے بعد لوگ تسبیح کرتے ہوئے گھروں کو لوٹ آتے۔ ظہر تک اپنے فرائض منصبی تعلیم و تدریس اور تبلیغ و تربیت اور انتظامی امور کو سرانجام دیتے۔ پھر مؤذن بلند مینار سے اذان دیتا۔ نماز ظہر ہوتی۔ اور خدا کی پاک کتاب قرآن مجید کے ایک پارہ کا درس دیا جاتا۔ اس طرح ۳۰ دنوں میں سارے قرآن مجید کا درس ہو جاتا۔ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر افطاری کی تیاری ہوتی۔ اور جونہی منارۃ المسیح پر سے میاں سراج الدین صاحب مغرب کی اذان کا پہلا جملہ اللہ اکبر کہتے۔ سب روزہ دار روزے افطار کر دیتے اور نماز مغرب کے لئے مسجدوں میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ غروب آفتاب پر ڈیڑھ گھنٹہ نہ گزرتا۔ کہ عشاء کی اذان ہوتی۔ اور پھر مساجد عشاء اور تراویح کی تلاوت سے گونج اٹھتیں۔ رمضان المبارک میں قادیان کے یہی لیل و نہار تھے اور یہ کیا ہی مبارک لیل و نہار تھے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا ایمان پرور نظارہ اس لیل و نہار کے لئے معراج کا حکم رکھتا تھا۔ دل خدا کی یاد سے لبریز اور زبانیں اس کے ذکر سے تر ہوتی تھیں۔

(۳)

انقلاب آزادی نے مشرقی پنجاب کے وسیع رقبہ کے سب دیہات اور شہروں کو اذان کی پرکیف آواز سے محروم کر دیا۔ مسجدیں ویران ہو گئیں۔ کچھ نمازی جام شہادت پی چکے۔ اور باقی ماندہ مغربی پنجاب میں منتقل ہو چکے ہیں۔ ع

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

اس وقت سارے مشرقی پنجاب میں ایک قادیان ہی کی بستی ہے۔ جہاں اب بھی اذانیں ہوتی ہیں۔ اب بھی باقاعدہ باجماعت نمازیں ہوتی ہیں۔ وہاں پر قادیان والوں کی ایک سرفروش جماعت دھونی رمائے بیٹھی ہے۔ جو خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے ہر چیز کو قربان کر چکے ہیں۔ (خدا کا سایہ ان پر ہو۔ اور اس کے فضل کی بارشیں ان پر برسیں) یہ پاکباز گروہ قادیان میں اس پہلی سی ہمہ گیر روحانی مہک کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اب بھی منارۃ المسیحؑ والی مسجد میں قرآن مجید کا درس اسی طرح ہوتا ہے۔ اور اب بھی قابل صد احترام درویش اس پاک کلام کے جواہر ریزوں سے اپنے دامنِ مراد کو بھرتے ہیں۔ اب بھی میاں سراج الدین صاحب مؤذن اسی طرح پانچوں وقت خدا کا نام منارۃ المسیحؑ سے بلند کرتے ہیں۔ جس طرح ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے پہلے بلند کیا کرتے تھے۔ مگر اب اس ندا کے مخاطب صرف تین سو تیرہ مردانِ باصفا ہیں۔ جبکہ قبل ازیں تیرہ چودہ ہزار نفوس اس آواز کے ساتھ متعلق تھے۔ بے شک یہ سب کچھ الٰہی نوشتوں کے مطابق ہوا ہے۔ اور یقیناً اس بلا کے بعد ایک گنجِ کرم ملنے والا ہے۔ مگر اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جب تک یہ سب کچھ واقع نہ ہوئے۔ مومنوں کے دلوں میں ہر دن اور ہر شب ہوک اٹھتی رہے گی۔ اور ان کے زخموں میں ٹیسیں پیدا ہوتی رہے گی۔ رمضان کا مبارک مہینہ اپنی برکات کے ساتھ قادیان کی یاد کو اور بھی نمایاں کر دیتا ہے۔

(۴)

رمضان کا پہلا روزہ تھا۔ میں نے روزنامہ "نوائے وقت" میں اس کے نامہ نگار مقیم ایران کا ایک مکتوب پڑھا۔ یہ نامہ نگار نے لکھا تھا۔ کہ حکومت ہندوستان کے سفارت خانہ طہران کے باہر دو بڑے فوٹو آویزاں ہیں۔ جن کے ذریعہ حکومت ہندیہ بتانا چاہتی ہے۔ کہ سرزمین ہند میں مسلمان امن سے زندگی گذارتے ہیں۔ ان میں سے ایک فوٹو قادیان کی مسجد کا ہے۔ جس کے نیچے جلی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ کہ شمالی ہند کی سب سے بڑی مسجد جس میں پانچوں وقت اذان اور نماز ہوتی ہے۔ دوسرا فوٹو سرہند کے قبرستان کا ہے۔ جہاں مجدد الف ثانی کا روضہ ہے۔ اس خبر کو پڑھ کر مجھ پر ایک سکتہ طاری ہو گیا۔ اور ماضی قریب میں مسجد قادیان سے وابستہ روحانی کیفیات آنکھوں کے آگے پھر گئیں۔ زخم دل ہرے ہو گئے۔ میں دل مسوس کر رہ گیا۔ زبان پر سرہند کا مقبرہ۔ قادیان کی مسجد کے الفاظ تھے۔ بے شک حکومت ہند نے اپنی سیاسی اغراض کے لئے یہ فوٹو اپنے سفارت خانوں میں آویزاں کر رکھے ہیں۔ مگر کیا یہ فعل خدائی تصرف کے بغیر ہوا۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس طوفانِ تخریب میں جو مشرقی پنجاب پر آیا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کو قابلِ ذکر محفوظ حالت میں رکھا۔ اور اپنے مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے مقبرہ و مقامات کے علاوہ اسکی منارۃ المسیح والی شمالی ہند کی سب سے بڑی مسجد کو بھی محفوظ رکھا۔ بلکہ اسے اذان اور نمازوں سے آباد رکھا۔ کہاں ہیں۔ سوچنے والے دل؟ کہاں ہیں عبرت حاصل کرنے والی روحیں؟ کہاں ہیں خدا ترس بندے جو خدا کی انگلی کے اشاروں کو سمجھتے ہیں؟

"نوائے وقت" کے نامہ نگار کی یہ خبر جسے اس نے سرسری ذکر کیا ہے۔ مجھ پر حاوی ہو گئی۔ اور میں "قادیان کی مسجد" کے تصور میں محو ہو گیا۔ اس طرح دو دن بیت گئے۔ تیسرا روزہ تھا۔ میں احمد نگر میں مکان کی چھت پر نماز تہجد اور سحری سے فارغ ہو کر اذان کے انتظار میں مصلّٰی پر بیٹھا تھا۔ اور خیال کر رہا تھا۔ کہ قادیان میں منارۃ المسیح پر سے میاں سراج الدین صاحب اذان دے رہے ہوں گے۔ میں اسی تصور میں تھا۔ کہ احمد نگر کی نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کی چھت پر سے میاں سراج الدین صاحب کے فرزند ارجمند مولوی عطاء اللہ صاحب مولوی فاضل نے سریلی آواز میں اذان دینی شروع کی۔ وہی میاں سراج الدین صاحب والی لے تھی۔ اور وہی لہجہ تھا۔ ہاں جوانی کے باعث بیٹے کی آواز باپ سے زیادہ بلند اور پر شوکت تھی۔ زخم ابھرے ہوئے تھے۔ رسنے لگ پڑے۔ اور کچھ دیر کے لئے دل بے قابو ہو گیا۔ اے خدا! تو قادیان والوں کے زخمی دلوں پر اپنی الفت کی مرہم کا پھایہ رکھ اور اپنے وعدہ کے مطابق جلد اس مقدس شہر کو پھر پہلے کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر روحانیت کے انتشار کا مرکز بنا۔ اپنے ان مقدسوں کی بھی حفاظت فرما۔ جو اس ساعۃ العسرۃ میں تیرے گھر کو آباد رکھے ہوئے ہیں۔ تو ان کے گھروں کو آباد رکھ۔ اور ان کی اولادوں کو اپنی آغوشِ رحمت میں ہر قسم کی دینی و دنیوی ترقی سے بہرہ ور فرما۔ اے خدا! "قادیان والے" پر تیرے بے انتہا سلام اور درود ہوں۔ آمین یارب العالمین۔ خاکسار ابو العطاء

سکرٹریان امور عامہ توجہ فرمائیں

گذشتہ فسادات کے بعد سے اس وقت تک سکرٹریان امور عامہ جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے کوئی رپورٹ کارگذاری موصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا میں (۱) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ اس طرف منعطف کراتا ہوں۔ کہ جس جماعت میں اس وقت تک سکرٹری امور عامہ کا تقرر ہو چکا ہے۔ وہ اپنی گذشتہ سال (از یکم مئی ۱۹۴۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۹ء) کی رپورٹ فوراً ناظر امور عامہ ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ کو بھجوا دیں۔ (۲) اور جن جماعتوں میں اس وقت تک سکرٹری امور عامہ کا تقرر عمل میں نہیں آیا۔ وہ فوراً انتخاب کریں۔ اور رپورٹ کر کے منظوری حاصل کر لیں۔ اب آئندہ ہر جماعت کے سکرٹری امور عامہ کو چاہیئے۔ کہ وہ باقاعدگی سے اپنا کام کریں۔ اور ماہوار رپورٹ باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ (نوٹ) سالانہ رپورٹ میں یہ واضح کیا جائے کہ وہ ان سال میں کیا کیا کام کئے ہیں۔ یہ رپورٹ سادہ کاغذ پر بھجوائی جا سکتی ہے۔ (نظارت امور عامہ)

ہمارا تعلیم الاسلام کالج ۔ ہمارے کام

(از مکرم سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس۔ سی)

۲

گذشتہ ایک اشاعت میں مَیں احباب جماعت کی خدمت میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ قادیان دارالامان سے ہجرت کے بعد اس وقت تک کن مشکلات سے ہمیں دوچار ہونا پڑا ہے اور کن مجبوریوں اور پریشانیوں میں ہم الجھے رہے ہیں۔ اشاعت امروزہ میں مجھے آپ کو یہ بتانا ہے کہ ان مخالف حالات میں جبکہ شعاع امید کسی طرف سے بھی نظر نہ آتی تھی ہم اپنے قوم کے نوجوانوں کی کتنی اور کس رنگ میں علمی اور عملی تربیت کر سکے ہیں۔ جس سے وہ مستقبل میں اسلام کے بہترین خادم انشاء اللہ تعالیٰ ثابت ہوں گے۔

اس بات سے آپ کو متعارف کرانے کے لئے پہلے گذشتہ سال کے یونیورسٹی کے امتحان میں اپنے کالج کا نتیجہ اور پھر کالج کے دیگر مشاغل پیش کرتا ہوں۔

ہمارے کالج کا نتیجہ گذشتہ سال یونیورسٹی کے نتیجہ سے کافی اچھا رہا۔ اور ایف۔ ایس۔ سی کے دو لڑکوں نے فسٹ ڈویژن حاصل کی اور دو لڑکوں نے چند نمبروں سے فسٹ ڈویژن کو کھو دیا۔ حالانکہ قادیان میں یونیورسٹی کے امتحان میں صرف ایک لڑکے نے ہی فسٹ ڈویژن میں ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا تھا اور اس طرح انہوں نے ثابت کر دیا کہ احمدی نوجوان خواہ کتنا بھی مشکل وقت آجائے اپنے معیار سے نیچے نہیں گرتے

اب میں کالج کے دیگر مشاغل کو لیتا ہوں۔ انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

اوّل ۔ علمی مشاغل۔

دوم ۔ کھیلوں میں دلچسپیاں۔

علمی مشاغل ۔ ان میں سے چند موٹے موٹے مشاغل کا اختصار کے ساتھ ذکر کرتا ہوں۔

سائنس سوسائٹی

نوجوانوں میں سائنس کا صحیح ذوق پیدا کرنے اور یہ امر ان کے دلوں اور دماغوں میں نقش کرنے کے لئے کہ سائنس اور مذہب کا آپس میں تضاد ممکن نہیں۔ کہ اول الذکر خدا کا فعل ہے اور مؤخر الذکر خدا کا قول اور ان دونوں میں تناقض غیر ممکن ہے۔ اس سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ گو اسے قائم ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ تاہم اس کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے جن میں طلباء نے ارتقا اور دیگر سائنسی نظریات کو سائنس اور اسلام کے نقطہ نگاہ سے تطابق دے کر نہایت عمدہ طریق سے پیش کیا۔ اور پروفیسر صاحبان نے نئی نئی اور اہم تحقیقات سے طلباء کو روشناس کرایا۔ اس کے علاوہ طلباء کو صنعتی تعلیم کی طرف رغبت دلانے کے لئے ان کو مختلف فیکٹریاں دکھانے کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ دسمبر کی چھٹیوں میں انہیں کوہستان نمک اور اس کے پاس کی دیگر صنعتوں۔ مثلاً ڈنڈوٹ سیمنٹ فیکٹری وغیرہ دکھلائی گئیں۔ اور اس طرح کتابی اور زبانی علم کے ساتھ انہیں باقاعدہ طور پر ان صنعتوں کے ساتھ متعارف کیا گیا جو مستقبل میں اکثر کی دنیاوی زندگی کا شاید ماحصل بننے والی ہوں۔

اکنامکس سوسائٹی

پاکستان کے خصوصاً اور دیگر ممالک کے عموماً اقتصادی جائزے کے لئے اور ان سے اقتصادیات کے طلباء سے روشناس کرانے کے لئے مکرم ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی لیکچرار اقتصادیات کے زیر نگرانی اس سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ اس نے اپنی مختصر سی زندگی میں نہ صرف اپنے اور دوسرے کالجوں کے طلباء کی توجہ کو ہی اپنی طرف مبذول کر دیا بلکہ دیگر کالجوں کے پروفیسروں اور اقتصادیات کے ساتھ تعلق رکھنے والے دیگر ماہرین نے بھی اپنی شمولیت سے اس سوسائٹی کو نوازنا شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر ایس ایم اختر صاحب صدر شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی۔ پروفیسر محمد حسن صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج آف کامرس اور چوہدری بہاء الحق صاحب وکیل المصنفت والحرفت کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ امید ہے مکرم فیضی صاحب کی زیر نگرانی یہ سوسائٹی اپنے حلقہ میں جلد ہی نمایاں شہرت حاصل کر کے اقتصادیات کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کیلئے بہت مفید ثابت ہو گی۔

عربک سوسائٹی

عربی زبان کی اہمیت سے کسے انکار ہو سکتا ہے اور خصوصاً پاکستان بننے کے بعد کہ یہ زبان ہی مسلمانوں کی تہذیب اور ان کے تمدن اور ان کے مذہب کی علمبردار ہے۔ اسی زبان میں خدا کا پاک کلام نازل ہوا۔ اسی زبان کے بولنے والے خیر البشر فخر رسل سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور اسی زبان میں ان کے اقوال و افکار اور ان کا اسوہ حسنہ محفوظ ہے پس اس زبان کی ترقی اور اس سے واقفیت ہی اسلام کے عروج کا باعث ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب لیکچرار عربی نے اس سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ آپ کی اس زبان کے ساتھ گہری دلچسپی اور فطرتی لگاؤ نے اسے جلد ہی اپنے طلباء میں ہر دلعزیز بنا دیا ہے۔ اس زبان کی ترویج کے لئے آپ نے غیر معمولی حالات میں نائٹ کلاسز کا اجراء بھی کیا۔ جس میں غیر از جماعت افراد بھی نہایت دلچسپی کے ساتھ شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ اس سوسائٹی کے ماتحت طلباء سے مختلف مقالے وقتاً فوقتاً پڑھوائے گئے۔ جس سے اکثر طلباء میں عربی زبان اور اسلامیات کے ساتھ گہرا شغف پیدا ہوا جو اسلام کی حیات ثانیہ کے لئے ایک نہایت ہی نیک فال ہے۔

کالج یونین

یہ ہمارے کالج کی ایک دیرینہ مجلس ہے جس کے روح رواں بہت عرصہ تک پروفیسر اخوند عبد القادر صاحب ہی رہے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ اب بھی اس معاملہ میں ان کی ہدایت ہی مشعل راہ کا کام دیتی ہے مشکلات کے نازک دور میں علاوہ قریباً تمام کلاسز کو پڑھانے کے انہوں نے اس مجلس کی راہ نمائی کے فرائض بھی سرانجام دیئے اور یہ آپ کی ہی کاوشوں کا نتیجہ تھا کہ ہمارے طلباء مختلف کالجوں میں مختلف مباحثوں میں اپنی علمیت اور اپنی ہستی کا لوہا منواتے رہے۔

مندرجہ بالا چند ایک علمی مشاغل کے تذکرہ کے بعد اب میں اپنے کالج کے طلباء کی کھیلوں میں سرگرمیوں کا کچھ حال عرض کرتا ہوں۔ لیکن کھیلوں کے بارے کچھ سننے سے پہلے یہ یاد رہے کہ اس وقت تک ہمارے پاس نہ گراؤنڈز ہیں اور نہ کھیلوں سے متعلق دیگر ضروریات۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ساتھ جو کھیل کے میدان تھے وہ دوسروں کو دے دیئے گئے۔ جس کے جواز کی وجہ اب تک معلوم نہیں ہو سکی۔ تالاب تھا جس سے نہ کوئی اور فائدہ اٹھا رہا ہے اور نہ ہمیں دیا جاتا ہے غرض اس قسم کی پریشانیوں کے باوجود ہمارے کالج کی ٹیموں نے ناموری حاصل کی اور کھیلوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر شخص سے اپنی ہنرمندی۔ اپنے ضبط اور کھیل کے صحیح ذوق کی داد حاصل کی۔ دیکھنے والوں کو خاص طور پر اس بات سے حیرانگی تھی کہ کتنی کے چند دنوں میں ہی یہ لوگ کس طرح کھیلوں میں اتنا نمایاں ذوق پیدا کر سکتے ہیں اور پھر یہ بات ان کے لئے مزید حیرت کا موجب ہوتی تھی جب وہ یہ سنتے تھے کہ ہمارے پاس کھیل کا کوئی میدان ہے نہ کھیل سے متعلق دیگر آسائشیں۔

واضح رہے کہ کالجوں میں عام طور پر جتنی کھیلیں کرائی جاتی ہیں۔ ہم ان سب کھیلوں کا انتظام نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے ذرائع جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے نہایت ہی محدود تھے اور ان محدود ذرائع کے پیش نظر اپنے پاؤں کو زیادہ پھیلانے سے ہم طلباء میں کھیلوں سے متعلق صحیح ذوق پیدا نہ کر سکتے تھے اس لئے ہم نے چند کھیلوں پر ہی اکتفا کیا۔

چنانچہ سب سے پہلے جس کھیل پر زور دیا گیا وہ ہاکی تھی۔ نومبر میں پنجاب یونیورسٹی کے ہاکی کے کھیل کے مقابلے شروع ہوتے تھے۔ اکتوبر میں اس کی اطلاع ملی۔ فوراً ہی چند لڑکوں کو اکٹھا کیا جنہیں اس کھیل سے کچھ شُدبُد تھی اور ایک ٹیم بنا دی گئی۔ یونیورسٹی میچ میں صرف پندرہ دن باقی تھے۔ مگر ان کے لئے گراؤنڈ کا انتظام نہ ہو سکا۔ مذاق نہ سمجھئے۔ آخر انہیں کالج کمپونڈ میں ٹینس کی گراؤنڈ میں ہی پریکٹس کرنے کو کہنا پڑا۔ اور انہوں نے مجبوراً اسی پر اکتفا کی اور ہر شام اسی چھوٹے سے میدان میں جہاں مکو ہوا کے بچے بھی کھیلتے ہوئے شرماتے ہیں۔ یہ اپنی ہاکیاں گھمانے یونیورسٹی کے مقابلہ میں شریک ہوئے اور خدا کے فضل و کرم سے اپنی لیگ میں تمام ٹیموں کو نمایاں شکست دے کر جیتے اور چیمپین شپ حاصل کی۔ اس بات کا سہرا احمد حسین ٹیم کے کپتان اور اس کے ساتھیوں حامد۔ اجمل رشید اور صادق کے سر ہے۔ رشید اور صادق اپنی چھوٹی سی عمر کے باوجود حیرت انگیز طور پر اچھا کھیلے اور ہر دیکھنے والے سے داد حاصل کی۔ احمد حسین تو اپنے مدمقابل والوں کے لئے ایک آہنی دیوار ثابت ہوا۔ چنانچہ یہ پنجاب یونیورسٹی ٹیم میں بھی چن لیا گیا۔ بخل ہو گا۔ اگر یہ نہ کہا جائے کہ اس کھیل میں کالج کی شہرت کا سہرا پروفیسر ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی کے سر بھی ہے جنہوں نے انتہائی اخلاص سے طلباء میں اس کھیل کا صحیح مذاق پیدا کر کے چند دنوں میں ہی ٹیم تیار کر دی۔

اس کے علاوہ جس کھیل پر زور دیا گیا۔ وہ کشتی رانی تھی۔ اس کھیل میں بھی تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارے طلباء نے اتنی ترقی کی کہ اسے معجزہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ دیگر کالجوں کے طلباء جن کا پیشہ ہی کشتی رانی ہو گیا تھا اور وہ برسوں سے اس میدان میں نمایاں جگہ لیتے آرہے ہیں ہمارے طلباء کی چابکدستیوں کے سامنے عاجز آنے لگے۔ پنجاب یونیورسٹی کے کشتی رانی کے مقابلہ میں تو ہمارے ایک بہترین کھلاڑی کے بروقت بیمار ہو جانے کی وجہ سے ہماری پوزیشن اول نہ آسکی تاہم جیتنے والے نے محسوس کیا کہ وہ اتفاق سے ہی جیت گئے ہیں۔ لیکن ہمارے طلباء سے یہ شکست جو کہ محض اتفاقی تھی برداشت نہ کی گئی۔ چنانچہ گورنر مغربی پنجاب کی موجودگی میں دریا پر جو کشتی رانی کا مقابلہ ہوا اس میں ہمارے طلباء اپنے تمام حریفوں کو شکست فاش دیتے ہوئے اول آئے اور انعام کے مستحق ہوئے۔ اسی طرح ظفر الاحسن سابق ڈپٹی کمشنر لاہور کی موجودگی میں جو نمائشی مقابلہ ہوا اس میں بھی ہمارے کالج کی ٹیم اول آئی۔

تیسری کھیل جس کی طرف ہم متوجہ ہو سکے وہ تیراکی تھی۔ باوجود تالاب نہ ہونے کے اور اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے پریکٹس نہ ہونے کے ہمارا ایک طالبعلم مصلح الدین بنگالی یونیورسٹی کے تیراکی کے مقابلہ میں شریک ہوا اور صرف اسی کی وجہ سے تمام کالجوں میں ہمارے کالج نے نمایاں پوزیشن حاصل کی اور وہ خود نہایت عمدہ درجے کا تیراک قرار پایا اور غالباً وہ یونیورسٹی ٹیم میں بھی لے لیا جائے گا۔

ان مندرجہ دو کھیلوں میں کالج کی عزت اور اس کا وقار محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم چوہدری محمد فضل داد صاحب پی۔ ٹی۔ ڈی کا مرہون منت ہے۔ جنہوں نے انتہائی دلچسپی سے طلباء کو ان کھیلوں کی طرف متوجہ کیا۔ اور پھر ان کی موقعہ کے مطابق حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

ان کھیلوں کے علاوہ ہمارے کالج میں یونیورسٹی آفیسرز ٹریننگ کور بھی قائم ہو چکی ہے گذشتہ سال میں پہلی بار ہمارے کالج کے طالب علم اس اجتماعی کیمپ میں شریک ہوئے (باقی صفحہ ۷ پر دیکھیں)

پاکستان اور ترکی کے قدیم تعلقات

مملکت پاکستان کو اس خستہ و افگار دنیا و آلودہ دنیا میں قدم رکھے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ پاکستانیوں کے سامنے اقوام عالم کے حالات درس عبرت بن کر آ رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ سیاسی عقائد کی الجھنوں میں پھنس کر اقوام مغرب و مشرق نے ایک دوسرے کو تباہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی پاکستان کی نئی مملکت ان الجھنوں سے کنارہ کش ہو کر ترقی کی منزلوں کی طرف قدم بڑھانا چاہتی ہے۔

حال میں پاکستان نے ترکی میں اپنا سفیر بھیج کر ہر دو ممالک کے تاریخی و مذہبی رشتوں کو مضبوط و مستحکم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ جغرافیائی لحاظ سے ترکی اور پاکستان کی سرحد میں مشترک نہیں لیکن تہذیب و تمدن و روایات اسلامی میں پاکستانی اور ترک ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ ترک اور پاکستانی ایک دوسرے کے لئے ایسی دو اجنبی قومیں نہیں ہیں۔ جو پہلی دفعہ ایک دوسرے سے متعارف ہو رہی ہوں۔ اسلامی تعلیم کی برکت سے ہر مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہو۔ دیگر مسلمان عالم کے حالات و افکار سے کسی نہ کسی حد تک ضرور باخبر ہوتا ہے۔ لیکن ترکوں کے ساتھ باقی مسلمان اور زیادہ گہرے رشتوں میں منسلک رہے۔ سلطان مغلیہ ترک تھے۔ اور پاکستانی مسلمانوں کی قومی زبان اردو میں ان ترکی الفاظ کا معتدبہ عنصر ہے۔ جو مسلمان بادشاہوں اور ہندوستان میں آنے والے مسلمانوں کے ساتھ وقتاً فوقتاً ہم تک پہنچے ہیں۔ اور تو اور خود "اردو" کا لفظ ترکی سے نکلا ہے۔ ہماری افکار کی دنیا پر ترکوں کے بڑے احسانات ہیں سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی بھی ترک تھے پھر اولین سلطنت دہلی کی داغ بیل ڈالنے والا شاہ قطب الدین ایبک ترک تھا۔ سلطنت مغلیہ کا بانی ظہیر الدین بابر ترک تھا۔ بابر کا دیوان بھی ترکی زبان میں موجود ہے۔ بابر کی خود نوشتہ سوانح عمری اولاً ترکی میں ہے۔ اس سوانح عمری کے متعلق تاریخ دانوں کا خیال ہے۔ کہ اس سیدھے سادھے سپاہی بادشاہ نے ایسی سوانح عمری مرتب کی ہے۔ جسے شاہکاروں میں شمار کرنا چاہیے۔ بیرم خان اور عبد الرحیم خان خاناں کے بہترین اشعار ترکی میں پائے جاتے ہیں۔ اردو کے شعرا میں غالب کو ترکی النسل ہونے پر فخر تھا۔ ع

غالب از خاک پاک تورانیم

اسی طرح ایک اور جگہ غالب کہتا ہے کہ سہ

ایبکم از جماعت اتراک

در تمامی ز ماہ دہ چندیم

مسلمانوں نے علوم و فنون میں جو اضافہ کیا اس میں ترکوں کا بڑا حصہ ہے۔ تاج محل کا مشہور استاد عیسیٰ ترکی النسل تھا۔ ہماری زبان میں فن حرب کی زیادہ تر اصطلاحات ترکی زبان میں ہیں۔ فن سپہ گری کی اکثر مسلم روایات ترکوں سے وابستہ ہیں۔

ترکوں کے مغرب میں پہنچنے کے بعد بھی ہمارے تعلقات ان سے بدستور دوستانہ اور برادرانہ رہے۔ ان تعلقات کی حیثیت سیاسی اور درباری نہیں ہے۔ مذہبی احیا اور انقلاب نے ہم کو ترکوں سے قریب تر کر دیا تھا۔ چنانچہ ۱۸۵۴ء اور ۱۸۷۸ء میں زار روس نے جب ترکی پر لشکر کشی کے منصوبے مکمل کئے۔ اس وقت ہم مسلمانوں میں ایک بے چینی و نار اسی کی لہر دوڑ گئی۔ اس ہمدردی اور اسلامی اخوت کے جذبے کے منتہائے کمال کا وہ دور تھا جب ۱۹۱۱ء میں اطالیہ اور ترکی کے درمیان جنگ طرابلس کا معرکہ گرم ہوا۔ اس وقت ہندوستانی مسلمانوں میں ایک ہیجان برپا ہو گیا۔ اور ہم نے ترکوں کی ہر طرح امداد کی۔ دراصل انہی حوادث نے اور بعد کے حالات نے ہندوستانی مسلمانوں میں وہ احساس خودداری پیدا کیا جس کی بدولت مملکت پاکستان کی بنیاد قائم ہوئی۔

اردو کے ایک صاحب طرز ادیب اور نامور افسانہ نگار سید سجاد حیدر مرحوم ترکی اور ترکوں کے بڑے شیدائی تھے۔ آپ اپنے نام کے ساتھ ترکی لفظ یلدرم تحریر کرتے تھے۔ جس کے معنی بجلی کے ہیں۔ آپ نے ترکی کی بڑی سیاحت کی تھی۔ اور نامور ترکی مصنفین نامق کمال اور خالدہ خانم ادیب کی تصانیف اور تحریریں اردو میں ترجمہ کر کے ہمیں ترکی زندگی کی جھلک دکھا دی۔ اور ترکی طرز تحریر کا خود اپنی طرز تحریر میں اثر قبول کیا۔

پاکستان کے لئے یہ ایک فال نیک ہے۔ کہ ہمارے سفیر مقیم ترکی میاں بشیر احمد کا جو اردو کے ایک مشہور ادیب اور ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ انقرہ میں بڑا پرجوش استقبال ہوا ہے۔ اور ترکی اخبارات میں ان کے متعلق برابر مضامین شائع ہو رہے ہیں کراچی میں پاکستان ترکش کلچرل ایسوسی ایشن کے افتتاح کے موقعہ پر سابق سفیر ترکی نے بھی پاکستان کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اور موجودہ ترکی سفیر بھی پاکستان میں مقبول ہو رہے ہیں امید ہے کہ اس طرح پاکستان اور ترکی کے درمیان دوستی اور اتحاد کا ایک نیا اور کامیاب تر دور شروع ہو جائے گا۔

درخواست دعا

میرے عزیز برادر مولوی محمد سعید صاحب انصاری واقف زندگی ایک عرصہ سے سمارٹرا میں بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب میرے مجاہد بھائی کے حق میں درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

(محمد صدیق کاتب روزنامہ اخبار الفضل لاہور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۴۷۱ :- میں ملکہ خانم زوجہ ملک عبد المجید صاحب عمرہ ۳ سال تقریباً ساکن حال کوہوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ فی الحال کوئی جائداد نہیں حق مہر ۵۰۰/- ہے۔ زیور طلائی تقریباً ۳۵۰/- تین صد پچاس روپیہ۔ آئندہ جو جائداد بھی پیدا کروں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری آئندہ جائداد نیز ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:- ملکہ خانم بقلم خود گواہ شد:- ماسٹر اشرف علی ساکن مرالیوالہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد:- عبد المجید ساکن کوہوال ضلع گوجرانوالہ گواہ شد:- عبد الحمید آصف دفتر وصیت:-

وصیت ۱۱۴۷۲ :- میں نور بیگم زوجہ اشرف علی صاحب عمر ۳۰ سال سکونت مرالیوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔ سونا زنانہ زیور ۲ ۳/۴ تولہ جس میں حق مہر بھی شامل ہے۔ مالیتی ۲۷۵/- روپیہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائداد بھی ہوگی۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نشان انگوٹھا نور بیگم :- گواہ شد عبد المجید بقلم خود: گواہ شد:- عبد المجید سابق پریزیڈنٹ جماعت ویرووال ضلع امرتسر

وصیت ۱۱۴۷۳ :- میں علی محمد ولد ابراہیم صاحب عمرہ ۴۵ سال تقریباً ساکن کوہوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ مہاجر ہوں۔ تقریباً ۳۰۰ تین سو روپیہ نقد ہے۔ جو لوگوں سے قرض لینا ہے۔ ۱/۱۰ حصہ آمدن کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ آمدن کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مالک انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ العبد:- علی محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- ماسٹر اشرف علی خان: گواہ شد:- فیروز بخت خان ولد مولوی منشی احمد دین صاحب۔ منشی احمد دین صاحب مالیر کوٹلہ حال ساکن گوالمنڈی: تصدیق کنندہ:- عبد المجید صاحب سابق پریزیڈنٹ جماعت ویرووال امرتسر

وصیت ۱۱۴۷۴ :- میں ماسٹر اشرف علی ولد چودھری محمد بخش صاحب عمرہ ۴۵ سال ساکن مرالیوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں مہاجر ہوں۔ فی الحال کوئی جائداد نہیں

(۱) تنخواہ معہ الاؤنس ۹۰/- روپے ماہوار ہے

(۲) ادھار جو کہ قابل وصول ہے۔ قریباً ۵۰/- روپے

(۳) آئندہ جو جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ (۴) قریباً ۱۹۰۰/- روپیہ پراویڈنٹ فنڈ جو کہ مشرقی پنجاب ضلع امرتسر خزانہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں جمع ہے۔ العبد:- اشرف علی ساکن مرالیوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:- نشان انگوٹھا: علی محمد ولد ابراہیم ارائیں ساکن کوہوالہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد:- فیروز بخت صاحب موصی ولد حضرت منشی احمد دین صاحب پروکار مالیر کوٹلہ حال ساکن گوالمنڈی لاہور

وصیت ۱۱۴۷۶ :- میں منظور فاطمہ بی۔ اے بنت چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے عمر ۲۹ سال حال لاہور ۲۹ دیال سٹریٹ راجگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمد ہے۔ اور اس میں میرا گذارہ ہے۔ ماہوار آمد ۶۹ روپے ہے۔ یعنی ۵۵/- اور ۱۴ روپے مہنگائی الاؤنس ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامتہ:- موصیہ منظور فاطمہ: گواہ شد:- محمد تقی بقلم خود: گواہ شد:- عبد العزیز بقلم خود۔

وصیت ۱۱۴۷۷ :- میں سلیمہ بیگم بنت محمد جیون صاحب عمر ۲۰ سال قادیان حال لاہور ۱۴ کورٹ سٹریٹ لوئر مال روڈ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمد ۳۲/- روپے اور مہنگائی الاؤنس ۱۴ روپے ہے۔ کل ۴۶/- روپے ہے۔ میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ الامتہ موصیہ سلیمہ بیگم بنت محمد جیون گواہ شد:- بقلم خود فاطمہ بیگم زوجہ محمد جیون صاحب گواہ شد:- محمد یوسف ایڈیٹر نور گواہ شد اقبال بیگم زوجہ سردار محمد یوسف۔

وصیت ۱۱۴۷۸ :- میں عائشہ بیگم زوجہ سید محمد حسین صاحب عمرہ ۲۵ سال سکونتی گھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ میرا ذاتی روپیہ ۵۰۰/- روپیہ کل میزان ۱۵۰۰/- روپیہ اس کے علاوہ میری کوئی ذاتی جائداد نہیں ہے۔ مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو کہ ۱۵۰/- روپے بنتے ہیں۔ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:- عائشہ بیگم بقلم خود قادیان: گواہ شد:- سید محمد حسین گھیانہ ضلع جھنگ: گواہ شد:- سید حسین شاہ آف قادیان

بقیہ صفحہ ۳

آمد کی خبر مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ناظرین یہ خیال نہ فرمائیں جو اسوقت اسلامی دنیا کی فضاؤں میں بکھیرنے کی کوشش کی جارہی ہے تعلق باللہ کا یہاں کوئی مقام نہیں۔ روحانیت کا فقدان اظہر من الشمس ہے۔ فیج اعوج کی تاریکیاں گہری سے گہری ہو چکی ہیں۔ کیونکہ ایمان محکم کی بنیاد تعلق باللہ ان حلقوں کے دل سے اکھڑ چکی ہے وہ تعلق باللہ جس سے اس ذات باری تعالےٰ کے متعلق جس نے قرآن کریم نازل فرمایا۔ جس نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ علم الیقین۔ عین الیقین حق الیقین میں سے کوئی درجہ یقین و ایمان پیدا ہو سکتا تھا۔ وہ ختم ہو چکا ہے داستان پاستان بن گیا ہے۔ پرانا دقیانوسی نظریہ ٹھہرایا گیا ہے اور اس پر لطف یہ ہے کہ حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے حکومتوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ جب حکومت الٰہیہ کی بنیاد ہی نہیں رہی۔ تو حکومت الٰہیہ کیسی حکومت الٰہیہ کی بنیاد ہے۔ باری تعالےٰ پر حق الیقین یا عین الیقین یا کم از کم علم الیقین حاصل ہو اور ان کی بنیاد ہے تعلق باللہ پر اور جب نہ صرف تعلق باللہ سے خود ہی عاری ہو گئے بلکہ اس کے دعوے کرنے والے پر پھبتیاں اڑائی جائیں۔ تو ایسے لوگ اگر حکومت الٰہیہ کا نام لیں تو مذاق نہیں تو اور کیا ہے۔ نہیں نہیں مذاق کیا! فتنہ و فساد ہے۔ خالص دنیا پرستی ہے

ترسم کہ نرسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

جب فیج اعوج کے دور میں ان لوگوں کا یہ حال ہے تو باقی دنیا کا تو ذکر ہی فضول ہے۔ مروجہ اناجیل میں مسیح علیہ السلام کی طرف جو یہ قول منسوب کیا گیا ہے۔ جو آپ نے اپنے شاگردوں سے کہا تھا۔ کتنا نفیس ہے۔

تم زمین کا نمک ہو۔ جب نمک ہی سے اس کی نمکینی جاتی رہے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائے گا۔

پھر جب دنیا پر ہی پہلے خدا کی بادشاہت قائم نہ رہی تو دنیا پر کس طرح اس کی بادشاہت قائم کی جا سکتی ہے کیا اس زمانے کا مرض فقدان روحانیت نہیں؟

پاکستان اور برطانیہ میں تجارت

دارالعوام میں سوال و جواب

لندن (ریڈیو سے) پچھلے دنوں دارالعوام میں وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس سے کرنل کراسٹھ ویٹ آئیر کے یہ سوال جواب ہوئے۔ مسٹر کراسٹھ ویٹ نے پوچھا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ جب فولاد برطانیہ سے حاصل نہ ہو سکا۔ تو پاکستان کو یہی چیز سٹرلنگ علاقے سے باہر کے ملکوں سے منگوانی پڑی۔ اور سٹرلنگ علاقے میں چونکہ کوئلے اور کپڑے کے نرخ بہت زیادہ تھے۔ اس لئے یہ دونوں چیزیں بھی دوسرے ملکوں سے منگوائی گئیں۔ اور اس خرید اری سے سٹرلنگ علاقے کے ذخیرہ پر بھاری بوجھ پڑا۔ کیا سر سٹیفورڈ کرپس بتائیں گے۔ کہ اس صورت حالات کا علاج کرنے کے لئے کون سے قدم اٹھائے گئے۔

سر سٹیفورڈ کرپس

حکومت پاکستان کے نمائندوں سے تجارتی اور مالی بات چیت ہو رہی ہے۔ اور میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ کوئی بیان دے سکوں۔

کرنل کراسٹھ ویٹ

کیا وزیر خزانہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ اس مطلب کے شدید نوعیت کے بیانات دیئے گئے کہ فولاد۔ کپڑا اور بعض دوسری ضروری اشیاء اس ملک میں نہ ملنے کی وجہ سے سٹرلنگ علاقہ سے باہر کے ملکوں سے خریدنی پڑیں۔ کیا انہیں یہ علم نہیں کہ اس سے ہماری موجودہ حالت میں زیادہ خرابی پیدا ہو رہی ہے۔

سر سٹیفورڈ کرپس

ہم نے حکومت پاکستان سے بندوبست کر لیا ہے کہ جتنی دیر بات چیت جاری ہے۔ کوئی بھی بیان نہیں دیا جائے گا۔

کرنل کراسٹھ ویٹ

آج یہ بات چیت کا سوال نہیں حقیقت کا سوال ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ سٹرلنگ علاقے سے باہر کے ملکوں سے ان اشیاء کی خرید سے ہمارے ذرائع پر ناخوشگوار بوجھ پڑا ہے؟

سر سٹیفورڈ کرپس

ظاہر ہے کہ اس سے پاکستان کے تعلق کا سوال حقیقت کا سوال نہیں ہے۔ یہ تو محض رائے کا مسئلہ ہے۔

آرٹ میں پلاسٹک کا استعمال

لندن ۷ اجولائی۔ لندن کے ایک آرٹسٹ نے اپنی تازہ تصاویر پلاسٹک پر بنائی ہیں۔ اس نے تین سال کے عرصہ میں مسیح کی ایک تصویر تیار کی ہے۔ (اسٹار)

تعلیم الاسلام کالج (بقیہ صفحہ ۵)

جو تمام کالجوں کی فوجی یونٹوں کا ہوتا ہے۔ اور باوجود سب سے زیادہ ناتجربہ کار ہونے کے کہ وہ پہلی بار شریک ہو رہے تھے۔ ہمارے کالج کے طلباء نے نہایت ہی اچھا نظم اور ضبط کا نمونہ دکھایا۔ جس کا دوسروں پر نہایت ہی گہرا اثر پڑا۔

پھر اسی سال گورنمنٹ کی سکیم کے مطابق ہمارے کالج کے قریباً تمام طلباء نے فوجی پریڈ اور رائفل چلانا سیکھ لی۔ نئے سکھانے والے کہتے رہے تھے۔ کہ ہمارے کالج جیسے نظم لڑکے کسی اور کالج میں نہیں دیکھے۔ اس کے لئے پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب بجا طور پر مستحق مبارکباد ہیں۔ جو اس کے انچارج تھے۔ مندرجہ بالا امور علمی مشاغل اور کھیلوں میں نمایاں کامیابی اس بات کی بین دلیل ہیں۔ کہ ہم کارکنان کالج نے اپنے نوجوانوں کیلئے اپنی استعداد کے مطابق کام کیا ہے اور جہاں تک بن پڑ سکا ہے ان کی تربیت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اب یہ بات قوم کے ذمہ ہے کہ وہ ہماری ان محنتوں کو

> (حاشیہ پر ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارت، ناخوانا)

بعدالت مسٹر ڈینا ناتھ احمد بی۔ اے۔ ایس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع شاہپور صدر مقام سرگودہا

حسین ولد اسمٰعیل ذات گوندل ساکن دھوڑی تحصیل بھلوال ضلع شاہپور سائل،

بنام

رلدو رام ولد ہیرا نند سیسرو ال سکنہ دھوڑی تحصیل بھلوال ضلع شاہپور فریق دوم

مقدمہ درخواست دربارہ فک الرہن اراضی تعدادی ۹ کنال مندرجہ کھاتہ نمبر ۱۳۰ کھتونی نمبر ۲۵۲ مربع نمبر ۲۸ کلہ نمبر ۲۴ واقعہ رقبہ موضع دھوڑی تحصیل بھلوال ضلع شاہپور

مقدمہ عنوان مندرجہ بالا میں ہم کو یہ اطمینان ہو چکا ہے کہ مرتہن فریق دوم نقل مکانی کر کے ہندوستان جا چکا ہے اب یہ کہ معمولی طریقہ سمن وغیرہ کے ذریعہ سے مرتہن فریق دوم پر تعمیل ہونی محال ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر عام کیا جاتا ہے۔ کہ مرتہن فریق دوم بتاریخ مورخہ ۳/۸/۴۹ بوقت ۱۰ بجے دن قبل از دوپہر مقام سرگودہا اصالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ ہذا کریں ورنہ بصورت عدم حاضری اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جا کر مقدمہ ہذا کا فیصلہ کیا جاوے گا۔ آج بتاریخ ۲۰/۶/۴۹ ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امام مسجد احمدیہ شکاگو کی تشریف آوری

لاہور ریلوے اسٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم

لاہور ۱۸ جولائی الحمد للہ! مکرم و محترم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امام مسجد احمدیہ شکاگو کئی سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ ولایات متحدہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ سرانجام دینے کے بعد کراچی اور کوئٹہ ہوتے ہوئے کل رات سوا نو بجے پاکستان میل کے ذریعہ لاہور تشریف لے آئے۔ احباب جماعت نے جو مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زیر قیادت کثیر تعداد میں اسٹیشن پر موجود تھے۔ اہلاً و سہلاً و مرحبا کہتے ہوئے اپنے مجاہد بھائی کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے بھی ازراہ شفقت احمدیت کے اس ہونہار مجاہد کو خوش آمدید کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی اصل وقت سے دو گھنٹے بعد آئی۔ لیکن بہت سے احباب اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے سراپا انتظار بنے کھڑے رہے اور اکثر نے اسٹیشن پر ہی روزہ افطار کیا۔ ایک خوش نصیب مجاہد کی کامیاب مراجعت جہاں احباب جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی۔ وہاں تبلیغ اسلام کے خدائی وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ کر بعض بزرگان اور احباب پر رقت کا عالم طاری تھا۔ اور وہ اظہار تشکر کے طور پر ادعیہ مسنونہ کے ورد میں مصروف تھے۔ یہ پرتپاک خیر مقدم کا یہ پرکیف منظر ہر کس و ناکس کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ (نامہ نگار)

بین الاقوامی پناہ گزین کیمپ بند ہو رہے ہیں

جنیوا ۱۸ جولائی۔ یہ سال ختم ہونے کے بعد بین الاقوامی پناہ گزینیا انجمن کے کیمپوں میں مزید داخلے نہیں کئے جائیں گے۔ اس انجمن کو ختم کرنے کے لئے قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔

آئندہ ماہ کے اختتام پر پناہ گزینوں اور تارکین وطن کی رجسٹری کا سلسلہ بند کر دیا جائے گا۔ صرف وہ بچے لے لئے جائیں گے جن کے ساتھ کوئی نہ ہو گا۔ اور آئندہ سال ۳۰ جون تک تمام پناہ گزینوں کی دیکھ بھال اور نگرانی بند کر دی جائے گی۔ اس کے بعد صرف ان پناہ گزینوں اور تارکین وطن کا خیال رکھا جائے گا جو واپس جانے والے ہیں یا آباد ہونے والے ہیں یا پھر ایسے پناہ گزین ہیں جنہیں مستقل امداد کی ضرورت ہے اور ان کے لئے دوسرے انتظامات نہیں ہو سکے۔ (اسٹار)

امریکی طلباء کا عزم ترکی

نیویارک ۱۸ جولائی۔ ییل یونیورسٹی میں پولٹیکل سائنس کے پروفیسر شلیپر کی سرکردگی میں امریکہ کے دس طالبعلم دو ہفتہ کے دورہ پر عنقریب ہی ترکی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ وہ ترکی وزارت تعلیم کے مہمان ہوں گے۔ وہ استانبول کی ٹکنالوجیکل یونیورسٹی میں کئی روز قیام کریں گے۔ وہ سب پولٹیکل سائنس کے طالبعلم ہیں۔ ان کے دورہ کا مقصد بحیرہ روم کے ملکوں میں سیاسی اور اقتصادی حالات کا مطالعہ کرنا ہے۔ انہوں نے ترکی کے سیاسی لیڈروں اور وزیروں سے ملاقات کرنے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ امریکی ترکی مخلوط اسکول رابرٹ کالج نے انہیں ملک سے روشناس کرانے کی اسکیم تیار کی ہے۔

اس دورہ کا انتظام ییل یونیورسٹی نے کیا ہے اس یونیورسٹی سے ۴ طالبعلم اس دورہ پر جائیں گے باقی ۶ امریکہ کے مختلف کالجوں کے طالبعلم ہیں۔ ڈاکٹر جیورجی سفر کے دوران میں انہیں پس منظر کے متعلق لیکچر دیں گے اور واپسی پر طلباء اپنے تاثرات کے متعلق مقالات تحریر کریں گے۔

یہ پارٹی اس وقت اطالیہ کا دورہ کر رہی ہے۔ اور ترکی کا دورہ کرنے کے بعد وہ یونان جائیں گے۔ وہ ترکی میں ۱۸ جولائی سے ۳۱ جولائی تک قیام کریں گے۔ (اسٹار)

بہترین گلاب کو انعام

لنڈن ۱۸ جولائی۔ گلاب سے متعلق برطانوی سوسائٹی نے حال ہی میں ایک نمائش منعقد کی ہے۔ اس میں بہترین گلاب نئے پھول کو ایک طلائی تمغہ دیا جائے گا۔ توقع ہے کہ اس پھول کو ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا انعام ملے گا۔ جو پھول بہترین ثابت ہوئے تھے ان کے لئے تقریباً دس دس قسم کے پودوں کے آرڈر موصول ہوئے تھے۔ اس نمائش میں حصہ لینے والوں کو برابر تین سال شریک ہونا پڑتا ہے۔ اس کے بعد انہیں طلائی تمغہ دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ یقین کرنا ہے کہ ان میں مستقل طور پر وہی خصوصیت قائم رہتی ہے جس کی وجہ سے وہ بہترین قرار دیئے جاتے ہیں۔ (اسٹار)

لنکا کی تجارت پر مقامی باشندوں کا اقتدار قائم کیا جائیگا

کولمبو ۱۸ جولائی درآمدی کنٹرول کے حکام لنکا ... ذکو ... کر چکے ہیں۔ جو تجارت میں نئے نئے داخل ہوئے ہیں۔ اس سے زیادہ لوگوں کو ... نہیں کیا جائے گا۔ لیکن جب ۱۹۵۰ء میں درآمد کے حصص مقرر کئے جائیں گے تو لنکا کے تاجروں کی کچھ اور درخواستوں پر غور کیا جائیگا۔

لنکا کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ لنکا کی تجارت پر لنکا کے ہی باشندوں کا اقتدار قائم ہو اس کی وجہ سے توقع ہے کہ غیر لنکائی باشندوں کو درآمد میں جو حصہ دیا گیا ہے۔ اس سال کے دوران میں اس میں بہت تخفیف کر دی جائے گی ... تک ہندوستانی تاجروں کو لنکا میں غذا، کپڑے اور درآمد کی تجارت میں اجارہ داری حاصل تھی۔ لیکن اب چند برسوں میں اس اجارہ داری کے ختم ہو جانے کا امکان ہے۔

تجارت میں نئے داخل ہونے والوں کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ ان کے نام سے کوئی تجارتی فرم کام کر رہی ہو یا جو کسی تجارتی کاروبار کے نام سے وہ کاروبار کر رہے ہوں۔ اور وہ لنکا کے شہریت کے قانون کی رو سے لنکا کے باشندے ہوں۔ اگر کوئی فرم ہو تو اسکے مالیات پر لنکا کے شہریوں کا کنٹرول ہو اور اگر وہ کوئی منظور شدہ کمپنی ہو تو اسکے زیادہ حصہ دار لنکا کے باشندے ہونے چاہئیں۔ تجارت میں لگے ہوئے سرمایہ کی مقدار ۱۰ ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ (اسٹار)

بہاولپور میں رمضان کی تکریم نہ کرنیوالوں کو گرفتار کیا جا سکتا ہے

بغداد الجدید ۱۸ جولائی۔ اپنے مسلمان شہریوں کو رمضان کے قوانین پر سختی سے عمل کرنے کی ترغیب دینے کے معاملہ میں ریاست بہاولپور نے باقی پاکستان کے مقابلہ میں علیحدہ روش اختیار کی ہے ایک قانون کی رو سے جو لوگ رمضان کے روزے رکھنے کے سلسلہ میں شریعت کے احکام پر عمل نہیں کرتے انہیں گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ مجرمین کو تین روز کی معمولی سزا یا دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے اور پولیس انہیں بغیر وارنٹ کے گرفتار کر سکتی ہے۔ ہر سال رمضان شروع ہونے سے قبل بہاولپور کے باشندوں کو حکومت کے ایک اعلان سے اس قانون کی اطلاع دیدی جاتی ہے۔ (اسٹار)

نئی دوا

لنڈن ۱۸ جولائی۔ سائنسدان کچھ عرصہ سے ایک نئی دوا کا تجربہ کر رہے ہیں۔ اس کے استعمال سے [illegible] کی تکلیف بجھ سکھ میں غائب ہو جائے گی۔ انہوں کا خیال ہے کہ آئندہ اس کے اثر میں اور اضافہ کیا جا سکے گا۔ (اسٹار)

ریڈیو سامعین کو انعام

نیویارک ۱۸ جولائی۔ امریکہ میں جن ریڈیو سننے والوں نے یہ پتہ لگایا کہ فلاں ریکارڈ الٹے بجائے گئے پانچ ہزار پونڈ کے انعام دیئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

عربوں نے جنوبی افریقی طیارہ روک لیا

پریٹوریا ۱۸ جولائی۔ جنوبی افریقہ کے محکمہ امور خارجہ نے جدہ میں برطانیہ کے ایک نمائندہ کو روانہ کیا ہے۔ جس میں عرب حکام کے جنوبی افریقہ کے ایک مسافر جہاز کو روک لینے کے متعلق مکمل اطلاعات روانہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ اور جہاز جوہانسبرگ کی ایک فضائی کمپنی کا ہے۔ یہ طیارہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ اور دوسرے مسافروں کو فلسطین اور یورپ لے جا رہا تھا۔ معلوم ہوا ہے طیارہ روکنے کا تعلق اغلباً عربوں اور یہودیوں کے درمیان تنازعہ سے ہے اور طیارہ اغلباً ایسے آدمیوں کو لئے جا رہا تھا۔ جن کے فلسطین جانے پر پابندی لگی ہوئی ہے۔ (اسٹار)

مغربی یونین کے ناپ اور تول کے پیمانے

لنڈن ۱۸ جولائی۔ مغربی یونین کے چیف آف اسٹاف کمیٹی کی وقتاً فوقتاً منعقد ہونے والی کانفرنس میں تنظیمی تفصیلات کے متعلق زیر غور آنے والے سوالوں میں ناپ کے ان پیمانوں کا سوال بھی شامل ہے جو برطانیہ کی فوجیں استعمال کرتی ہیں۔ اس غور و خوض کے نتیجہ میں بعض شعبوں میں میٹر استعمال کیا جائے گا۔ خاص طور سے توپخانہ میں ناپ انچوں کے بجائے ملی میٹروں میں لی جایا کرے گی۔ اس کی وجہ سے برطانیہ مغربی یونین کی تمام فوجوں اور امریکہ میں ناپ کا ایک ہی پیمانہ ہو جائیگا۔ لیکن اس وقت برطانیہ کے وزن کے پیمانے استعمال رہیں گے اور تینوں فوجیں فاصلہ کی ناپ میلوں ہی میں کریں گی۔ (اسٹار)

بدمعاشوں کی مشکل

لنڈن ۱۸ جولائی۔ جدید مواصلات کی رفتار بدمعاشوں کے لئے زندگی کو سخت اور غیر منافع بخش بنا رہی ہے اسکاٹ لینڈ یارڈ نے ایک نیا محکمہ قائم کیا ہے۔ جو ایسی وارداتوں کے متعلق کارروائی کرتا ہے جن کا تعلق براعظم سے ہوتا ہے۔ یہ محکمہ پیرس میں پولیس کے جرائم کے متعلق بین الاقوامی کمیشن کے ہیڈ کوارٹرز سے ریڈیو پر رابطہ قائم رکھتا ہے۔ وہاں سے تمام مغربی یورپ کے پولیس ہیڈ کوارٹروں کو چند ہی سیکنڈ میں اطلاعات پہنچائی جا سکتی ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کوئی جرم کر کے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ زیادہ دور نہیں جا سکتا اور بعض اوقات کسی دوسرے ملک میں پہنچتے ہی گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ (اسٹار)

لاہور ۱۸ جولائی سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ایک مقامی اخبار میں سرگودھا پولیس ٹریننگ سکول کے متعلق ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسٹر ڈیس کو ندکورہ سکول کا پرنسپل مقرر کیا گیا ہے اس خبر میں کوئی صداقت نہیں در حقیقت جو پرنسپل کی اسامی پر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا نام مسٹر ایچ ڈبلیو ... سی آئی ای سابق ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔